قومی و ملی یکجہتی کانفرنس کا جاری کردہ متفقہ اعلامیہ

وطن عزیز پاکستان اس وقت اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے امریکی نیو ورلڈ آرڈر کے تحت اسلام دشمن قوتیں ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہی ہیں۔ اور فرقہ واریت کو ہوا دے رہی ہیں حکمرانوں کی مجرمانہ غفلتوں کی وجہ سے پورے ملک میں عموماً اور کراچی میں بالخصوص دہشت گردی اور قتل و غارتگ کا بازار گرم ہے، یہاں تک کہ عبادت گاہیں قتل گاہیں بن گئی ہیں۔ ان حالات میں ملک بھر کی دینی جماعتوں کا نمائندہ سربراہی اجلاس ان خطرات کا متحد ہو کر مقابلہ کرنے کے لیے درج ذیل فیصلوں کا متفقہ اعلان کرتا ہے۔

۱۔ پاکستان کے آئین اور تمام ملکی قوانین پر قرآن و سنت کی بالا دستی ہے، کتاب و سنت کی مکمل آئ حکمرانی اور شریعت محمدیؐ کے عملی نفاذ اور ایک مکمل اسلامی انقلاب برپا کرنے کو اپنا دینی اور ملی فریضہ سمجھتے ہیں اور اس کے حصول کے لیے مشترکہ جدوجہد کریں گے۔

۲۔ عالمی اور ملکی سطح پر اسلام اور دینی قوتوں کے خلاف بین الاقوامی سازشوں کے تحت جو مہم جار ہے اس کا سب مل کر مقابلہ کرنے کا عہد کرتے ہیں۔

۳۔ یہ اجلاس اسلام کے بنیادی عقائد اور اقدار پر قائم رہنے کو باعث فخر سمجھتا ہے اور وزیر اعظ پاکستان کی طرف سے اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف امریکی امداد طلب کرنے کو اسلام اور پاکستان کی حاکمیہ اعلیٰ کے خلاف سمجھتا ہے اور اس غیرت اسلامی کے منافی اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

۴۔ ہم ملک کے اندر مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل و غارتگری کو اسلام کے خلاف گردا ہوئے اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

۵۔ یہ اجلاس عظمت رسولؐ، عظمت اہل بیتؓ اطہار، عظمت ازواج مطہراتؓ، اور عظمت صحابہ کرامؓ کو ایمان کا جز سمجھتا ہے اور ان کی تکفیر کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتا ہے اور ا کی توہین اور تنقیص کرنے کو حرام سمجھتے ہوئے قابل تعزیر جرم سمجھتا ہے۔

۶۔ یہ اجلاس کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر قرار دینے کو غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل سمجھتا ہے۔

۷۔ یہ اجلاس جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے تحفظ ناموس رسالت کے سلسلہ میں منعقدہ اجلاسو

یں ہونے والے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت کی ہمت افزائی کی پالیسی ترک کرکے تحفظ ناموس رسالتؐ کی پالیسی کا واضح اعلان کرے اور یہ اجلاس واضح کرتا ہے کہ اگر توہین رسالتؐ کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی تو دینی جماعتیں ایسے مذموم اقدام کے خلاف بھرپور اقدام کریں گی۔

۸۔ ملک کے اندر امت مسلمہ کے درمیان اتحاد کی فضا قائم کرنے کشیدگی کو دور کرنے اور یکجہتی پیدا کرنے کے لیے دینی سربراہوں پر مشتمل ایک اسلامی یکجہتی کونسل کے قیام کا اعلان کرتا ہے اور یہی کونسل دل آزار اور توہین آمیز مواد پر مشتمل لٹریچر کا جائزہ لے کر ضروری اقدام کرے گی اور کونسل اپنے کئے گئے فیصلوں کے عملی نفاذ کی بھی ذمہ دار ہوگی۔ واضح رہے کہ فی الحال یہ کونسل گیارہ دینی جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

اس کونسل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی اور سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا سمیع الحق ہوں گے۔

۱۔ مولانا شاہ احمد نورانی صاحب	جمعیۃ علماء پاکستان "نورانی گروپ"
۲۔ مولانا سمیع الحق سینیٹر صاحب	جمعیۃ علمائے اسلام "س"
۳۔ قاضی حسین احمد صاحب	امیر جماعت اسلامی پاکستان
۴۔ علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب	قائد تحریک فقہ جعفریہ پاکستان
۵۔ مولانا عبدالستار خان "نیازی" صاحب	جمعیۃ علمائے پاکستان "نیازی گروپ"
۶۔ پروفیسر ساجد میر صاحب	جمعیۃ اہل حدیث پاکستان
۷۔ مولانا اسفندیار خان صاحب	سربراہ سواد اعظم
۸۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب	سپاہ صحابہؓ پاکستان
۹۔ آغا مرتضیٰ پویا صاحب	سربراہ حزب الجہاد پاکستان
۱۰۔ پروفیسر طاہر القادری صاحب	تحریک منہاج القرآن پاکستان
۱۱۔ مولانا محمد اجمل خان صاحب	جمعیت علمائے اسلام (ف)

اجلاس نے متفقہ طور پر مولانا شاہ احمد نورانی کو کونسل کا صدر اور مولانا سمیع الحق کو جنرل سیکرٹری نامزد کیا۔

دینی جماعتوں کے ملی یکجہتی کونسل کی سپریم کونسل کا

پہلا اجلاس اور اہم فیصلے

اسلام آباد (۲۵ مارچ) قومی و ملی یک جہتی کونسل کی تشکیل کے بعد اس کا پہلا سربراہی اجلاس گذشتہ شب کونسل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی کی صدارت میں منعقد ہوا سربراہی اجلاس میں اراکین کونسل یک جہتی کونسل کے سیکرٹری جنرل سینیٹر مولانا سمیع الحق جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد تحریک جعفریہ کے علامہ ساجد علی نقوی جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر، حزب جہاد کے آغا مرتضیٰ پویا محمد عبدالحیٰ، نیازی گروپ کے صاحبزادہ فضل کریم سپاہ صحابہؓ کے جنرل سیکرٹری یوسف مجاہد نے شرکت کی کونسل کے نو منتخب سیکرٹری جنرل مولانا سمیع الحق نے آج اس کی تفصیلات جاری کرتے ہوئے بتلایا سربراہی اجلاس میں دو اہم کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ایک کمیٹی فرقہ واریت کے خاتمہ اور یکجہتی پیدا کرنے والے مشترکہ شکایات پر غور و فکر کرے۔ ایک جامع رپورٹ تیار کرے گی جس میں بائیس نکات، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اتحاد کے لیے مولانا عبدالستار خان نیازی کی مرتب کردہ رپورٹ سینٹ کے مذہبی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی کی تجاویز اور اجلاس کے تجاویز سامنے رکھ کر اپنی سفارشات مرتب کرے گی اس کمیٹی کے کنوینر جمعیتہ اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر ہوں گے۔

جب کہ اراکین میں سے جمعیتہ علماء اسلام (س) کے مولانا قاضی عبداللطیف، جماعت اسلامی کے پروفیسر خورشید احمد تحریک جعفریہ کے علامہ جواد ہادی جی۔یو۔پی (ن) کے مولانا شبیر احمد ”ہاشمی“ اور اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک شامل ہوں گے۔

دوسری کمیٹی ان مقدمات کی چھان بین کے لیے قائم کی گئی ہے جو دونوں طرف کے لوگوں پر قائم ہے اس کمیٹی کے کنوینر جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ صاحب ہوں گے۔

اور اس کے ارکان سلیم بٹ ایڈوکیٹ، علامہ افتخار نقوی، سردار محمد لغاری، علی غضنفر کراروی، ندیم اقبال اعوان ایڈوکیٹ ہوں گے۔ سربراہی اجلاس میں متفقہ طے ہوا کہ غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے گروہوں اور گروہوں کا قومی و ملی یکجہتی کونسل میں شامل جماعتوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ مولانا سمیع الحق نے کہا کہ سربراہی اجلاس میں ایسے لوگوں سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر کسی کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہے تو وہ از خود

غیر قانونی اسلحہ اپنے علاقے کے تھانوں میں جمع کرادیں کونسل نے واضح طور پر کہا کہ ہمارا کسی بھی مسلح اور دھشت گرد گروہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی مسلح دہشت گرد دہشت گردی کر رہا ہے تو سربراھان اوران کی جماعتوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا اجلاس میں ایسے تمام گروہوں کے غیر مسلح کرانے کے لیے مزید اقدامات پر غور کیا گیا، اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ملی یکجہتی کونسل کے سربراہان اور شامل جماعتوں کے ارکان متنازعہ بیانات سے گریز کریں تاکہ کونسل کی یکجہتی متاثر نہ ہو، سربراہی اجلاس میں اس بات کا بھی علان کیا گیا ہے کہ ملک میں تمام دینی مدارس غیر مسلح ہیں اور اس میں دہشت گردی کی کوئی ٹریننگ اور تربیت نہیں ی جاتی کونسل نے یہ بات بھی واضح کیا کہ دینی مدارس، مساجد، اور مراکز کسی بھی بیرونی حکومت سے امداد نہیں لیتے اس لیے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مدارس، مساجد میں مداخلت کی پالیسی فوری ترک کردے کونسل نے ساجد میں لوڈ سپیکروں وغیرہ پر پابندی کے شکل میں اور تقاریر کے پابندی پر بھی شدید مذمت کرتے ہوئے نطباء سے کہا کہ اپنے مواعظ حسنہ کو خوشگوار انداز میں جاری رکھیں اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا نہ جو لوگ علماء، اور کارکن، سنگین الزامات اور مقدمات میں ملوث نہیں ہیں اور بغیر کسی جرم کے نظر ند ہیں انہیں فوری طور پر رہا کرے مولانا سمیع الحق نے کہا کہ اجلاس میں ۹ اپریل کو کراچی میں منعقد کیے جانے الے دینی جماعتوں کے اجلاس کے انتظامات پر بھی غور کیا گیا اور طے پایا کہ کراچی کے اجلاس میں کراچی کے ینی اور سماجی، سیاسی تنظیموں، کو بھی بطور مبصر شریک ہونے کی دعوت دی جائے تاکہ کراچی کے بحران ر قابو پانے اور امن کے قیام کے لیے ہمہ گیر مشترکہ اقدامات تجویز کیے جائیں اور گلی گلی محلے، مسجد اور م بارگاہوں کے سطح پر مشترکہ امن کمیٹیاں بھی قائم کرنے کے امکان کا بھی جائزہ لے۔

قارئین سے گذارش

خط و کتابت کے وقت اپنا خریداری / اعزازی تبادلہ نمبر ضرور رکھیں۔ ورنہ ادارہ جواب دینے سے معذور ہوگا۔

تحریر: سلطان سکندر خصوصی رپورٹر نوائے وقت

قومی ملی یکجہتی کانفرنس کی مختصر روئیداد

فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتحاد —— وقت کی اہم ضرورت ہے

فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور اتحاد بین المسلمین کا قیام وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ یہ وعظ و تلقین ہر دور میں حکمران کرتے رہے لیکن اس سلسلے میں حقیقی معنوں میں عملی اقدامات کی ضرورت بہت کم محسوس کی گئی گزشتہ مارشل لاء دور میں اٹھنے والی فرقہ واریت کی لہر نے جب گزشتہ چند ماہ کے دوران پورے ملک کو لپیٹ میں لے لیا اور یکے بعد دیگرے مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں سے لے کر مساجد اور امام بارگاہیں بموں کے ہولناک دھماکوں اور کلاشنکوفوں کی تڑتڑاہٹ کا نشانہ بننے لگیں تو ہر درد مند محب وطن پاکستانی کا ماتھا ٹھنکا، پانی سر سے گزرتا محسوس ہوا وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے سخت اقدامات کی نوید سنائی اور پنجاب میں گرینڈ آپریشن کے نام پر گرفتاریاں بھی عمل میں لائی گئیں لیکن ایسے رسمی اقدامات تو حکومت کرتی ہی رہتی ہے سو ان سے کوئی بند باندھے کی امید نہ آئی تو ایک مرحلہ ایسا آیا جو خود مذہبی طبقوں بالخصوص بعض مذہبی جماعتوں کو دہشت گردی کی لپیٹ میں آجانے کا خطرہ محسوس ہوا کہ حکومت نے پہلے اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا کر مذہبی رہنماؤں کو مسلح گارڈز رکھنے سے روک دیا تھا، بعض جماعتوں نے مرکزی اور بعض نے پنجاب حکومت کو مورد الزام ٹھہرایا لیکن مسئلے کا حقیقی ادراک نہ ہو سکا ایسے حالات میں تحریک نظام مصطفیٰ میں ہراول دستے کے قائد مولانا محمد عبدالستار نیازی بار بار اہل وطن کو سمجھا رہے تھے۔ انہوں نے دور وزارت مذہبی امور کے دوران تیار کی گئی اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی رپورٹ اپنا چار نکاتی فارمولا ضابطہ اخلاق اور قابل اعتراض لٹریچر پر نظر ثانی کے لیے ہسٹاریکل ریسرچ بورڈ کے قیام کے بارے میں رپورٹیں صدر فاروق احمد لغاری سے لے کر وزیراعظم کو ارسال کیں مگر مولانا نیازی کی روایتی گھن گرج بھی اسی طوائف الملوکی کے نقار خانے میں طوطی کی آواز بن کر رہ گئی۔ وہ بار بار نومبر ۹۰ء میں گورنر ہاؤس لاہور میں منعقد ہونے والے دینی جماعتوں کے اجلاس کے فیصلوں کی طرف سب کو متوجہ کر رہے تھے جس میں سپاہ صحابہؓ اور تحریک جعفریہ کے قائدین نے اتفاق کیا تھا لیکن حکمرانوں اور حکومتوں کی اپنی مصلحتیں ہوتی ہیں دہشت گردی بڑھنے لگی اور اسے فرقہ وارانہ تشدد کا نام دیا جانے لگا تو بعض مذہبی جماعتوں کی طرف سے ایک دوسرے پر الزام تراشی کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ اب کئی جماعتیں اس صورت حال کی ذمہ داری خود حکومت اور اس کی ایجنسیوں پر عائد کرنے لگیں بعض